**بلوغ المرام**

**صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین**

|  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- |
| **نمبرشمار** | **اسماء گرامی** | **سن ولادت** | **سن وفات** |
| 1 | محمد بن اسماعیل بخاری | 194ھ | 256ھ |
| 2 | مسلم بن حجاج نیشاپوری | 204ھ | 261ھ |
| 3 | ابوداؤد سلیمان بن اشعث | 202ھ | 275ھ |
| 4 | ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی | 209ھ | 279ھ |
| 5 | ابوعبداللہ احمد بن شعیب نسائی | 215ھ | 300ھ |
| 6 | محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ | 207ھ | 273ھ |

یہ حدیث کی چھ انتہائی معروف اور قابل اعتماد کتابیں ہیں ان میں پہلی دوکتابیں امت مسلمہ کے ہاں بالاتفاق صحیح ہیں اور دوسری چار کتابیں سنن کہلاتی ہیں، ان کی اکثر احادیث صحیح ہیں، ان میں کچھ احادیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

**امام بخاری (۲۵۶ھ) محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ**

بخارہ میں میں پیدا۔ امام بخاری نے ایک ہزار سے زائد محدثین سے حدیث سنی اور نوے ہزار کے قریب شاگروں نے آپ سے صحیح بخاری سنی۔

آپ کے اساتذہ میں عبداللہ الحمیدی(۲۱۹ھ)،امام یحییٰ بن معین (۲۳۲ھ)،امام علی بن المدینی (۲۳۴)، قتیبہ بن سعید (۲۴۰ھ)، امام احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ (۲۳۸ھ) محمد عبداللہ انصاری ، ابو عاصم النبیل ،محمد بن یحییٰ الذہلی اورابو حاتم سر فہرست ہیں ۔امام مسلمؒ ،امام ترمذی اورامام النسائی جیسے جلیل القدر محدثین آپ کے شاگردوں میں سے تھے ۔ امام مسلم آپ کے بارے میں قسم کھا کر کہتے ہیں :‘‘ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ جیسا محدث روئے زمین پر نہیں ہے ۔(مقدمہ فتح الباری:۱/۴۸۵)مشہور محدث ابن خزیمہ کہتے ہیں :‘‘آسمان کے نیچے کسی عالم کو امام بخاری سے بڑھ کر نہیں پایا ۔’’(تہذیب الاسماء:۱/۷۰) کمال کا حافظہ پایا تھا ۔خرتنک میں ۲۵۶ھ میں وفات ہوئی۔

آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں، جن میں کتاب الجامع الصحیح، کتاب الادب المفرد، کتاب التاریخ الکبیر، کتاب التاریخ الاوسط، کتاب التاریخ الصغیر، کتاب الجامع الکبیر، کتاب المسند الکبیر، کتاب التفسیر الکبیر، کتاب الفوائد وغیرہ قابل ذکر ہیں ۔ اور صحیح البخاری وہ شاہکاتصنیف ہے جسے عالم اسلام میں کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب قرار دیا گیا۔

**صحیح بخاری:**

اس کتاب کا پورا نام “الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ وسننہ وأیامہ” ہے۔ اسے الجامع الصحیح بھی کہتے ہیں-

خصوصیا ت :1۔ زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق احادیث کو جمع کرنا ،

2۔ چھ لاکھ احادیث میں سےصرف صحیح ترین احادیث کا انتخاب ،

3۔ تراجم ابواب (Sub chapters ) کی صورت میں فقہ حدیث کا اہتمام اس کتاب کی اہم ترین خصوصیات ہیں۔

امام بخاری حدیث کے مختلف اجزاء کومختلف ابواب کے تحت Chapter Headings لاتے ہیں۔اور وہ Chapter Heading امام صاحبؒ کا فقہی نظریہ ہوتا ہے، جسے وہ اس حدیث سے اخذ کرتے ہیں ۔

صحیح بخاری کی کل مرویات ۷۲۷۵/ہیں، مکررات repeatedاحادیث کو حذف کرکے چار ہزار کے قریب رہ جاتی ہیں۔اقوالِ صحابہ و تابعین کی تعداد ساڑھے تین سو کے قریب ہے۔ بائیس احادیث ثلاثیات ہیں، جن میں امام بخاریؒ صرف تین واسطوں سے حضورﷺ تک پہنچتے ہیں۔

**2 )امام مسلم بن حجاج ابوالحسین القشیری** النیشاپوری**)**

آپ کی ولادت ”نیشاپور“ میں ۲۰۴ھ کو ہوئی۔ بغداد کے بعد نیشاپور سب سے بڑا مرکزِ علم سمجھا جاتا تھا۔ قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن یحییٰ، امام اسحاق بن راہویہ ، امام ذہلی ، امام احمد بن حنبل ، محمدبن مہران ، سعید بن منصور ، حرملہ بن یحییٰ اور دیگر کئی ائمہ فن سے حدیث سنی ۔ امام بخاری سے بھی بہت استفادہ کیا، امام ابوعیسیٰ الترمذی، ابوبکر بن خزیمہ، ابوحاتم رازی اور ابوعوانہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، آپ کے اُستاد اسحاق بن راہویہ نے آپ کے بارے میں فرمایا: “ای رجل یکون ھذا” معلوم نہیں یہ شخص کس مقام تک پہنچے گا۔

آپ کا سب سے عظیم کارنامہ ‘‘**جامع صحیح مسلم**’’ ہے۔ جو خوبصورت ترتیب میں صحیح بخاری سے بھی اونچی ہے۔ ایک واقعہ کے مختلف طرق roots کو نہایت سلیقہ، اور عمدگی سے جمع کردیتے ہیں کہ پوری حدیث ایک جگہ مل جاتی ہے ۔ آپ نے صحیح مسلم لکھ کر جرح و تعدیث کے امام ابوزرعہ کے سامنے پیش کی، جن روایات پر انہوں نے تنقید کی ، اس روایت کو کتاب سے نکال دیا ۔صحیح مسلم کی کل روایات کی تعداد مکررات کے بعد چار ہزار کے قریب ہیں۔

**۳)امام ابوداؤدؒ…. سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۷۵ھ)**

امام ابوداؤد برِصغیرہندوپاک کے مسلمانوں سے بہت قریب کی نسبت رکھتے ہیں، سیستان جوہرات اور سندھ کے مابین ایک قصبہ ہے وہاں کے رہنے والے تھے، عرب اسے سجستان پڑھتے ہیں اور اسی نسبت سے امام ابوداؤد کو سجستانی کہا جاتا ہے، ۲۰۲ھ میں آپ کی ولادت ہوئی، آپ تحصیل علم کے لیے بغداد تشریف لے گئے، زندگی کا بیشتر حصہ وہیں گزارا، وہیں سنن ابی داؤد تالیف کی؛ پھرآخر میں بصرہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ طلبِ حدیث میں شام، عراق، خراسان اور الجزائر وغیرہ کے متعدد سفر کیئے، سینکڑوں اساتذہ سے حدیث سنی، امام بخاری اور امام مسلم کے ساتھ بہت سے اساتذہ میں شریک ہیں، امام احمد بن حنبلؒ، امام یحییٰ بن معینؒ، ابوالولید الطیالسیؒ، عبداللہ بن مسلمۃ القعنبیؒ ان کے بھی اُستاد تھے اور امام ترمذیؒ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ان کے بھی شاگرد تھے، ایک حدیث امام احمد بن حنبلؒ نے ابوداؤدؒ سے بھی روایت کی ہے امام ابوداؤد اس پر ناز کرتے تھے کہ ان کے استاد امام احمد نے ایک حدیث ان سے سنی ہے۔

**سنن ابی داؤد :**

امام ابوداؤد کے دور میں چاروں اماموں کی فقہی کاوشیں، ان کے اصول فقہ، ان کے اجتہادی کارنامے اور ان کے ابواب فقہ لوگوں کے سامنے آچکے تھے، امام ابوداؤد نے چاہا کہ اب ایک ایسا حدیثی ذخیرہ مرتب ہونا چاہیے جس میں مختلف مجتہدین کے استدلا لات ایک نظر میں سامنے آجائیں، ان کی کتاب سنن ابی داؤد کا موضوع ائمہ کے استدلالات ہیں اور ایک فقیہ کوان سے چارہ نہیں اور علماء فقہ کے لیے یہ ایک بہت بڑا علمی ماخذ ہے۔

ائمہ اربعہ میں سے دو:امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ عراق سے تعلق رکھتے تھے اور دو:امام مالکؒ اور امام شافعیؒ حجاز سے تعلق رکھتے تھے۔ مسلمانوں میں الحاد secularism اور رفض وخارجیت extremism کے سب فتنے عراق سے ہی اُٹھے تھے۔

انسان مجبور ہے یا خودمختار ، اس طرح کی بحثیں پہلے وہیں چلیں، فتنہ خلقِ قرآن نے وہیں سے سراُٹھایا اور کوفہ وبصرہ ہی ان اختلافات کی پہلی آماجگاہ بنے، ان اختلافات میں امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ دونوں کا موقف یہ رہا کہ ان اختلافات میں صحابہؓ کومعیار بنائیں اور جس طریق پر وہ رہے اسی راہ کوصحیح جانیں، ارشادِ نبوت “مَاأَنَاعَلَیْہِ وَأَصْحَابِیْ” کا تقاضا بھی یہی تھااور اسی میں انتشار والحاد سے بچنے کی راہ تھی۔

پانچ لاکھ حدیثوں میں سے چارہزار آٹھ سو حدیثوں کاانتخاب کرکے اپنی سنن میں ذکر کیا۔ فقہی اعتبار سے بہت بلندپایہ کتاب ہے، ایک مجتہد تہذیب شریعت اور تدوین ِفقہ میں جن احادیث کا محتاج ہوسکتا ہے وہ سب اس سنن میں موجود ہیں ۔

**۴۔(امام ترمذی ؒ (۲۷۹ھ)**

امام محمدبن عیسیٰ بن سورہ ترمذی کی کنیت ابوعیسیٰ ہے، ۲۰۹ھ میں بمقام ”ترمذ“ آپ کی ولادت ہوئی، ترمذ دریائے جیحوں ساحل پر واقع ہے۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور امام ابوداؤدؒ ان کے اساتذہ میں سے ہیں ۔ جامع ترمذی میں آپ نے امام مسلمؒ سے صرف ایک روایت لی ہے۔

امام بخاریؒ نے آپ سے آپ کے استاد ہونے کے باوجود دوروایتیں لی ہیں، (ترمذی، حدیث نمبر:۳۲۲۵)

آپ نے علم حاصل کرنے میں چند اساتذہ پر اکتفانہیں کی، طلبِ حدیث میں حجاز، مصر، شام، کوفہ، بصرہ، بغداد اور خراسان کے متعدد سفر کیئے، حافظ ابنِ حجررحمہ اللہ لکھتے ہیں:ترجمہ: آپ نے دنیابھر کا چکر لگایا، خراسانی علماء، عراقی علماء اور حجازی علماء سے آپ نے حدیث سنی۔

**جامع ترمذی**

آپ نے حدیث پاک کی مستند کتاب ‘‘جامع ترمذی’’ لکھی۔ جامع اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حدیث کے آٹھوں ابواب : سیرت نبوی، آدابِ اسلامی، تفسیر، عقائد، احادیث فتن، علامات قیامت، احکام شرعیہ اور مناقب کی روایتیں موجود ہے۔

اِس کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ امام ترمذی ہرحدیث کے آخر میں اس کی سند کے بارے میں صحیح، حسن یاضعیف ہونے کا حکم لگاتے ہیں اور طلبہ حدیث کومدارجِ حدیث status of Hadithمعلوم کرنے میں اس سے بہت مدد ملتی ہے؛ پھرآپ آخرابواب میں مذاہب فقہاء بھی بیان کرتے ہیں، تاکہ اس حدیث کی روشنی میں مختلف فقہی مکاتب فکر میں سے صحیح نقظہ نظر کا انتخاب آسان ہو جائے۔

امام ترمذی ایک حدیث لاتے ہیں اور پھراس واقعہ کے حوالے سے جتنے صحابہ کی روایات ان کی نظر میں ہوتی ہیں ،ان کے نام گنواتے چلے جاتے ہیں۔

امام ترمذی نے کتاب میں مختلف علوم وفنون کو جمع کر دیا ہے ۔ لہذا اسے شریعت کے علوم کا انسائیکلوپیڈیا بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

**۵)امام نسائی ؒ (۳۰۳ھ)**

اپنے وقت میں علم حدیث کے امام احمد بن علی ابوعبدالرحمن النسائی خراسان میں مرو کے قریب نَسَاء ایک قصبہ ہے وہاں کے رہنے والے تھے، نَسَاء نون کے زبر سے ہے، کچھ لوگ امام ابوعبدالرحمن نَسائی کو نِسائی پڑھتے ہیں یہ غلط ہے۔

امام نسائی ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے، خراسان ان دنوں علم وفن کا مرکز تھا، امام نسائی تحصیلِ علم میں خراسان سے فارغ ہوئے توپھر طلب حدیث کے لئے دوسرے علمی مراکز :حجاز، عراق، مصر، شام وغیرہ کیا سفراور بقوم امام ابنِ کثیر اتنے علماء سے حدیث سنی کہ اُن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔امام اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشار، قتیبہ بن سعید، امام ابوداؤد، ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ اور حضرت امام بخاری آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، امام ابوبکر بن احمد بن السنی (۳۶۳ھ)، محمدبن قاسم الاندلسی (۳۲۸ھ)، حافظ ابوبشر الدولابی (۳۱۰ھ) اور حافظ ابوجعفر الطحاوی (۳۲۱ھ) اور علی بن جعفر الطحاوی (۳۵۱ھ) آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، آپ سے سنن نسائی امام طحاویؒ کے بیٹے علی بن جعفر طحاویؒ نے روایت کی ہے۔

حافظ ذہبیؒ نے ان کے متعلق لکھا ہے :‘‘ آپ تاریخ حدیث میں امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ اور امام ابوداؤدؒ سے بھی آگے نکلے ہوئے تھے اور ان باتوں میں امام ابوزرعہ اور امام بخاریؒ کے ہم پلہ تھے۔۳۱۳ھ میں آ پ وفات پائے۔

**سنن نسائی :**

سنن نسائی جومدارس میں پڑھائی جاتی ہے اس کا اصل نام “المجتبیٰ من سنن النسائی”ہے، امام نسائی نے سنن نسائی کا یہ خوداختصار کیا ہے، امام نسائی کی سنن کبریٰ مخطوطات کی شکل میں کئی کتب خانوں میں موجود ہے، امام نسائی نے المجتبیٰ میں احادیث کی باب بندی امام بخاریؒ کی طرز پر کی ہے اور کوشش کی ہے کہ تراجم ابواب میں مضمونِ حدیث کی طرف پورا اشارہ ہوجائے۔سنن نسائی پر بھی شروح وحواشی کا بہت کام ہوا ہے اور متونِ حدیث میں اسے بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔

(۶)امام ابن ماجہ قزوینی ؒ (۲۷۳ھ)

ابوعبداللہ محمدبن یزید بن ماجہ ایران کے شہرقزوین میں سنہ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے، طلبِ حدیث میں بصرہ، کوفہ اور بغداد، مکہ ومدینہ اور شام کے سفر کیئے، خراسان بھی گئے اور وہاں کے علماء سے حدیث سنی، امام مالکؒ اور امام لیث مصریؒ کے شاگردوں سے استفادہ کیا ۔ ۲۷/رمضان ۳۷۳ھ میں وفات ہوئی۔

آپ نے جو سنن لکھی ہے اس میں بہت سی روایتیں ضعیف بھی ہیں۔ اسلئے متقدمین علماء نے اس کو ”صحاح ستہ“ میں شامل نہیں کیا ہے۔ ابنِ ماجہ نے سنن میں کوشش کی ہے کہ زیادہ تروہ حدیثیں لائیں جوپہلی پانچ مشہور کتابوں میں نہیں ملتیں، وہ ضعیف بھی ہوں تودوسری صحیح اور حسن احادیث کوسمجھنے میں ان سے بہت مدد ملتی ہے، آپ کہیں کہیں علاقوں کی نسبت سے بھی سند کی نشاندہی کرتے ہیں ۔

سنن ابنِ ماجہ میں پانچ ثلاثی احادیث ہیں، جوعالی سند کے اعتبار سے اس کتاب کا ایک بڑا اعزاز ہیں، یہ پانچوں روایات ایک ہی سند سے مروی ہیں، سنن ابی داؤدؒاور سنن ترمذیؒ میں صرف ایک ایک روایت ثلاثی ہے اور علیحدہ علیحدہ سند سے ہے، صحیح مسلم اور سنن نسائی میں ایک بھی ثلاثی حدیث نہیں؛ البتہ صحیح بخاری میں بائیس ثلاثی روایات موجود ہیں، سنن ابن ماجہ میں ثلاثیات کی جوسند ہے اس میں کثیر بن سلیم راوی پر محدثین نے جرح کی ہے، امام دارمی (۲۵۵ھ) کی مسند میں ثلاثیات دیگر سب کتابوں سے زیادہ ہیں۔